رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا ❊ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ❊ ہیں ابھی اک نورانی چہرہ کے پرستار و نہیں ہونا

انکم خلفاء النبی تجاسروا	اتلعن من ھو مثل بدر منور
وانکنت قد ساءتک امر خلافۃ	خاب سیبکی اجتباھم مکثرے
فباذنہ قد وقع ما کان واقعاً	فلا تبک بعد ظہور سعد مفدر
وما استخلف اللہ العلیم کذا اھل	وما کان رب الکائنات کمہتر
وقضیت امر خلافۃ موعودۃ	وفی ذاک آیات لقلب مفکر

الفضل

مسیح موعود

خریداران چندہ مقامی (للعہ)

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ ممالک غیر سے (عہ)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

ہفتہ میں تین بار قادیان سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲ — مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء ❊ مطابق ۱۴ شوال ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۳۵

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۂ وقت صاحبزادہ اولوالعزم کی طبیعت دو چار روز سے بوجہ نزلہ ناساز ہے۔ ہر چند آواز صاف نہیں نکل سکتی۔ مگر حضور نے کمال مہربانی سے خود ہی خطبہ جمعہ دیا۔ جو اپنے وقت پر چھپ جائیگا ❊

۲۔ اہل بیت مسیح موعودؑ میں بحمد اللہ خیریت ہے ❊

۳۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب و ماسٹر عبد الرحیم صاحب حسب الحکم کنجاہ گئے۔ وہاں ایک آریہ سماج کا جلسہ ہے۔

۴۔ مہمانوں میں سے لاہور سے میاں معراج الدین صاحب عمر۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بٹالہ سے محمد طفیل صاحب تشریف لائے ❊ نذیر حسین بن حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ بھی لاہور سے تشریف لائے ❊ ۵۔ انجمن مبلغین کا ہفتہ وار جلسہ باقاعدہ جمعہ کو ہوتا ہے۔ اور روز بروز نئے مبلغ شامل ہو رہے ہیں ❊

تازہ خبریں

لنڈن ۲۔ ستمبر۔ ایک زپلین جہاز آج رات کے ۳ بجے پھر انٹورپ پر نمودار ہوا۔ تو سخت گولہ باری سے اس کی تواضع کی گئی ❊

لنڈن ۲۔ ستمبر۔ فرانسیسی فوجی ہوا باز ۲۱ سو گز کی بلندی پر رہ کر دشمن کے لشکر پر پرواز کر رہا تھا۔ کہ اس کے جہاز کو ایک گولہ جا لگا۔ مگر ہوا باز نے بمستعدی تمام جہاز کا رُخ گھما دیا۔ اور بخیریت وہاں پہنچکر اس نے جرمنوں کی پوزیشنوں کے متعلق نہائت قیمتی معلومات بتا دیں ❊

لنڈن ۲۔ ستمبر۔ جرمن حکومت افواج کی تعداد کثیر کو واپس بلا رہی ہے۔ بدیں امید کہ وہ ان کی مدد سے روسی پیشقدمی کے سیلاب کو روک سکے گی۔

لنڈن یکم ستمبر۔ فرنچ سفیر مقیم لنڈن کا بیان ہے۔ کہ پیرس کے اردگرد کے خندق دار فوجی کمپوں کو محفوظ کر دینے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ جرمن شمال مشرقی بلجیم کے شہر ایرشاٹ کو جو مچلن اور ولسٹ کے مابین انٹورپ سے ۲۵ میل بجانب جنوب ہے۔ خالی کر گئے ہیں ❊

لنڈن یکم ستمبر۔ پیرس میں یہ سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ متحدہ افواج کے میسرہ کی طرف (یعنی اس علاقہ میں جو پیرس کے شمال مشرق میں کمبرے۔ گائز۔ باپوم اور ایبنز وغیرہ کی طرف ہے) ایک سلسلہ حوادث و واقعات نے جرمنوں کی مساعدت کی۔ چنانچہ متحدہ افواج کی طرف سے بامراد بالمقابل حملے ہونے کے باوصف انگریزی فرانسیسی سپاہ کو موقعہ چھوڑنا پڑا۔ مگر ہماری فوج کی صفیں کسی جگہ بھی شکستہ و پراگندہ نہ ہوئیں۔ کمک بھیجکر نقصانات کی کمی پوری کر دیگئی ❊

لنڈن یکم ستمبر۔ کلی برطانوی فوج کے ایک کیولری برگیڈ اور ایک برگیڈ کم تین ڈویژنوں کے نقصانات کی یہ سرکاری تفصیل شائع ہوئی ہے۔ ۳۶ افسر ہلاک۔ ۲۹ ۶ زخمی ہوئے۔

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر پبلشرز پرنٹنگ کمیٹی شائع ہوا)

جنگ یورپ کے متعلق مزید دلچسپ خبریں

جرمن مطالبات کے روس کا انکار

جرمن سفیر نے ایم سیزونف وزیر روس کو ایک پیغام دیا۔ کہ روس کے اجتماع فوج سے جرمنی کو دکھ پہنچا ہے۔ اگر وہ بارہ گھنٹے کے اندر اندر اپنی فوج کو تیاری جنگ سے نہ روکیگا۔ تو جرمنی اس بات پر مجبور ہو گا کہ اپنی افواج کو تیاری جنگ کے لئے تیار کرے۔ سات بجے شام تک بحث انتہا کر کے کونٹ پورٹیلز پو وزیر روس کے مکان پر گیا۔ بڑے جذبہ آواز سے اس نے پوچھا۔ کیا روس جرمنی مطالبات سے متفق ہے یا نہیں۔ ایم سیزونف نے جواب دیا کہ خاموشی انکار پر دلالت کرتی ہے ٭

کونٹ پورٹیلز نے دوبارہ سہ بارہ دریافت کیا۔ مگر وزیر روس نے انکار میں جواب دیا۔ رخصت ہوتے وقت جلدی میں ایک رقعہ وزیر روس کو دیا۔ جس میں وہ حکم تھے ایک حکم روس کی ذہنی منوتی سے اطمینان جرمن ظاہر کرتا تھا

جنگ سے پیشتر قیصر جرمنی اور زار روس کا تبادلہ خیالات بذریعہ برقیات

ٹائمز لکھتا ہے۔ جرمن انگلستان کی طرح ہر ایک تجویز جس سے کہ امن قائم رہ سکے موید تھا۔ لیکن شرقی سرحد پرشیا پر روس کی اجتماع فوج کی خبریں برابر پہنچتی رہیں۔ اور بعض (ضرور) مشہور مقامات پر صورت جنگ بھی نمودار ہوئی۔ اسپر بھی سینٹ پیٹرز برگ میں فوج کے اجتماع سے انکار کیا گیا۔ لیکن وی آنا سے برٹش اور جرمنی کی آخری تجویز کا جواب پہنچنے سے پہلے ہی روس نے عام اجتماع فوج کا حکم جاری کر دیا تھا اس کے بعد قیصر جرمنی نے روس کو بذریعہ تار اس کی دھمکی دہ اجتماع افواج کی طرف متوجہ کیا اور خود امن قائم رکھنے میں کوشاں رہا۔

زار کی تار جواب تار قیصر جرمنی

میں آپکی ثالثانہ کارروائی کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ اس میں امن کی جھلک پائی جاتی ہے۔ جنگی تیاری کو بند کرنا امر محال ہے۔ کیونکہ آسٹریا کی فراہمی فوج نے جنگی حرکت کو ضروری قرار دیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ لڑائی ہو۔ جب تک آسٹریا سے سرویہ کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے ہم وعدہ کرتے ہیں ہماری فوج کوئی اشتعال آمیز کارروائی نہ کریگی۔ بالآخر میری دُعا ہے۔ کہ آپ اس ثالثانہ کارروائی میں کامیاب ہوں اور ہمارے ممالک اور یورپ میں امن قائم رہے۔

قیصر جرمنی کا جواب بذریعہ تار

باوجود دوستی کی درخواست اور ثالثانہ کارروائی کی کامیابی کی دُعا کے آسٹریا میرے دوست کے خلاف فوج کو جمع کیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق میں آپ کو پہلے ہی مطلع کر چکا ہوں۔ میری ثالثانہ کارروائی محض خیال سمجھا گیا۔ تاہم میں اسپر قائم ہوں۔ مجھے معتبر خبریں پرشیا کی شرقی سرحد پر تیاری جنگ کی ملی ہیں۔ اپنی سلطنت کی حفاظت مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں انتقامی تدابیر کو کام میں لاؤں۔ میری کوششیں دنیا میں امن رکھنے کے لئے انتہائی درجہ تک پہنچ گئی ہیں۔ شائستہ دنیا پر جو مصیبت آنیوالی ہے میں اس کا ذمہ وار ہوں۔ اس وقت آپ ہی اسے ٹال سکتے ہیں۔ روس کو جسے اپنی طاقت اور عزت کا کوئی خطرہ نہیں چاہئیے تھا۔ میری ثالثانی کارروائی کے نتیجہ کا منتظر رہنا۔ ان محبانہ تعلقات کا جو کہ میرے دادا کے وقت سے تیرے اور تیری سلطنت کے ساتھ چلے آتے ہیں۔ مجھے اب تک بھی لحاظ ہے۔ میں ہر مصیبت کے وقت میں روس کا خیر خواہ رہا ہوں خاص کر پچھلے جنگ میں۔ اب یورپ میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ اگر روس اپنی فوجی نقل و حرکت اور جنگی تدابیر کو روک دے۔

برٹش کولونیز کیطرف سے امداد

کینیڈا کی طرف سے امداد

اٹاوہ دار السلطنت کینیڈا سے مسٹر ہلٹن گولٹ آف مونٹریل نے ایک بٹلین کے بھیجنے کا وعدہ دیا ہے۔ بتیس ہزار پونڈ خرچ برداشت کر کے اگر ضرورت پڑے تو خود بھی جانے کو تیار ہیں۔ کرنیل اے ڈی (Davidson) ڈیوڈسن اور مسٹر رینڈولف نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ مسٹر کلانڈ لو نقر ایم پی ہیوگز وزیر ملیشیا کو بذریعہ تار اپنی جنوبی افریقہ میں اُن کے ماتحت اپنی پہلی خدمات کا اظہار کرتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ میں ملکی خدمات میں میں اپنے آپ کو ہوس آف کومنز سے بہتر ثابت کر سکتا ہوں۔ میجر ریلی اف مونٹریل تار کے ذریعے یقین دلاتے ہیں کہ مونٹریل رسالہ ضرورت پر شریک جنگ ہو گا

آسٹریلیا کا امداد کے بارہ میں اظہار شوق

مسٹر کک اعلان کرتے ہیں کہ آسٹریلیا سلطنت کے قیام اور حفاظت کے لئے حاضر ہیں۔ مسٹر فشر پیغام بھیجتے ہیں۔ اگر مدر کنٹری کی شان شمولیت لڑائی کی مقتضی ہے۔ تو آسٹریلیا آخری دم تک لڑنے کو تیار ہے۔ سر رونلڈ فرگیسن نے بذریعہ تار آسٹریلیا کے جنگی بیڑے کو برٹش امیر البحر کے ماتحت کر دیا ہے۔ اور دو ہزار نوجوان کو بطور مہم فوج کے بھیجنے کا بھی وعدہ دیا ہے۔ مسٹر ہارکورٹ پیغام بھیجتے ہیں کہ ہوم گورنمنٹ آپ کی امداد کی قدر کرتی ہے۔ اور بذریعہ تار مہم فوج کے بھیجنے کے متعلق اطلاع دی جائے گی

ہندوستان اور اظہار وفاداری

ہندوستان میں بھی امداد کیلئے خاص جوش ہے سب ہندوستانی افواج بڑے جوش اور خوشی سے سلطنت کی خاطر مرنے مارنے کو تیار ہیں ٭

جرمن کے تجارتی جہاز جو گرفتار کئے گئے۔

نام جہاز	وزن ٹنز
ڈرائنڈ	۱۸۳۱
ویفر انڈ	۱۸۶۰
ایر	۵۵۳۳
فریڈر ہورن	۱۵۰۹
ہنرڈی ذسٹ	۱۴۹۸
یونسو	۲۱۵۳
یوسیٹا	۱۴۷۶
ماری لیو ہارڈٹ	۲۰۰۰
اوسیرش	۱۷۵۵

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواں ۔ سورۃ التکویر

بقیہ رکوع پہلا

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۗ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؏	یہ قرآن ہمیشہ ہمیش کیلئے ہے پس جو تم میں سے چاہے۔ سیدھے رستہ پر چلے اور درآنحالیکہ تم نہ چاہتے ہو مگر جو مشیت ایزدی ہو ✣

پارہ تیسواں ۔ سورۃ الانفطار

(۷ جون ۱۹۱۴ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس سورۃ کا پچھلی سورۃ سے خاص تعلق ہے۔ قرآن شریف کی سورتوں کا ایک ایسا سلسلہ چلتا ہے کہ ان کا ایک دوسری سے تعلق ہے۔ بعض جگہ تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگلی سورۃ پچھلی سورۃ کا ہی حصہ ہوتی ہے۔ اور صرف مضمون کے اختلاف کی وجہ سے الگ ہو جاتی ہے یہ سورۃ بھی پچھلی سورۃ کا حصہ ہی ہے۔ صرف مضمون کے اختلاف کی وجہ سے الگ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس کے الگ کرنے میں کوئی بے انتہا حکمتیں ہونگی۔ جن کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اس سورہ میں وہی واقعہ ہے۔ اور اسی زمانہ کا ذکر ہے۔ جس کا کہ پچھلی سورہ میں ہے۔ پچھلی سورہ میں یہ واقعہ تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کہ اسلام کی سچائی پر شک کیا جائیگا۔ قرآن شریف کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر لوگوں کو شک ہو گا اور اس زمانہ میں کچھ معجزات ظاہر ہونگے۔ پیشگوئیاں پوری ہوں گی اور ایک ایسا انسان پیدا ہو گا۔ جو کہ قرآن شریف کی سچائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کریگا اب اس سورۃ میں اسی زمانہ کے متعلق کچھ اور باتیں بیان فرمائی ہیں ✣

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ	جس وقت کہ آسمان پھٹ جائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ جب مصیبت

عام ہو جائے گی۔ اب جسقدر لوگ ترقی کرتے اور تہذیب میں بڑھتے جاتے ہیں اتنی ہی زیادہ مصائب اور تکالیف میں گرفتار ہوتے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے تو آسمان پھٹ ہی پڑا ہے اور اس آیت کے اولیں مخاطب بھی یہی ہیں۔ انکے لئے تو یورپ کی ترقی مصائب کا باعث ہی ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ ایک مسلمان کے خون کی قیمت دنیا میں کچھ نہیں ہے۔ مسلمان سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بکرے کی طرح ذبح کئے جاتے ہیں انکا پرساں حال کوئی بھی نہیں۔ اسلامی سلطنتیں ایک ایک کرکے تباہ ہو گئی ہیں۔ کوئی کسی طرح کوئی کسی طرح ۔ حتےکہ اب مسلمانوں کی کوئی بھی ایسی سلطنت نہیں جس کو صحیح معنوں میں سلطنت کہا جا سکے۔ ایک تو وہ زمانہ تھا کہ جب یورپ کی سلطنتوں کی آپس میں لڑائی ہوتی تو مسلمانوں کو کہا جاتا کہ آپ ہمارے درمیان پڑکر صلح کرا دیں۔ لیکن اب ترکوں کا یہ حال ہے کہ ان کا بادشاہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی اس کی مدد کرتا ہے۔ اب مسلمان ہر ایک جگہ ذلیل ہوکر دوسروں کے ماتحت ہو گئے ہیں مگر اس میں کسی کا قصور نہیں ہے۔ ان کا اپنا ہی قصور ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا۔ بھلا خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ یہ تو فسق و فجور اور بدکاری میں بڑھتے جائیں۔ لیکن خدا انکی مدد ہی کرتا رہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جو خدا کا ہوتا ہے۔ اسی کا خدا بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آسمان پھٹ جائیگا۔ اس آیت کے پہلے مخاطب تو مسلمان ہیں۔ انکے لئے تو واقعی پھٹ گیا ہے۔ مگر ان کے علاوہ یورپ بھی سکھ میں نہیں ہے۔ میں نے بہت سی یورپ کے مصنفین کی کتابیں پڑھی ہیں۔ جو کہ لکھتے ہیں کہ اب ہماری زندگیاں سکھ اور آرام کی زندگیاں نہیں ہیں۔ ہم یہاں ہندوستان میں بیٹھے ہوئے ان کی مصائب کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ ہم ایک منصف گورنمنٹ کے ماتحت رہتے ہیں اور ہمیں کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ لیکن یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں ہر وقت ایک دوسری کے خوف سے ہراساں رہتی ہیں کہ کوئی ہمارا ملک نہ چھین لے اور ہر سال رعایا پر بڑے بڑے ٹیکس لگا کر روپیہ جنگی سامانوں میں خرچ کرتی رہتی ہیں اور رات دن ان کو یہی فکر لگی رہتی ہے۔ اور ہر حکومت کوشش کر رہی ہے۔ کہ کوئی مجھ سے کسی رنگ میں بڑھ نہ جائے۔ یہ تو حکومتوں کا حال ہے۔ اور ادھر تمدن کا یہ حال ہے کہ اسبات کی بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کسی طرح نسل کشی کا رواج بند ہو جائے لیکن یہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اولاد کی پرورش نہیں کر سکتے۔ پچھلے دنوں یورپ میں حساب لگایا گیا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے آدمی بہت ہی شاذ ہیں۔ جن کے چار یا پانچ بچے ہیں۔ ورنہ اکثر کے ایک یا دو یا زیادہ سے زیادہ تین بچے ہیں ہمارے ملک میں تو عام اولاد ہوتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں کے تکلفات اس قدر

بڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ جسقدر کہ یورپ میں ہیں۔ انھوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے تکلفات اس قدر بڑھا دئے ہیں کہ اب انکا گذارہ ہونا مشکل ہوگیا ہے۔ اور وہ اپنی اولاد کی پرورش نہیں کر سکتے۔ بعض عورتیں تو رحم ہی نکلوا دیتی ہیں تاکہ اولاد پیدا ہی نہ ہو۔ تو یہ بھی ان پر بہت بڑی مصیبت ہے۔ پھر عیاشی سے یورپ میں بہت تباہی پھیل رہی ہے۔ گو وہ لوگ بظاہر خوش نظر آتے ہیں۔ مگر دلی راحت اور خوشی ان کو کبھی نصیب نہیں ہوتی۔ دلی چین اسی کو ہوتا ہے جو کہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو ایک اذا السماء انفطرت یہ بھی ہے۔ اور ایک اس کے یہ معنی ہیں کہ دین دنیا سے اُٹھ جائے گا۔ آسمان کے پھٹ جانے سے یہی مراد ہے۔ کیونکہ دین آسمان سے ہی اترا کرتا ہے۔ تو گویا آسمان پھٹ جائیگا۔ یعنی ناکارہ ہو جائیگا۔ اور لوگ اپنے گناہوں اور بدیوں کی وجہ سے خدا کے کلام سے محروم ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ

پھر یہ کہ علماء مر جائینگے۔ اس سورہ کا چونکہ پچھلی سورہ سے تعلق ہے۔ اس لئے قریباً قریباً وہی باتیں ہیں۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ

اور سمندر چیرے جائینگے نہریں جاری ہوں گی۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ

اور جس وقت کہ قبروں کی مٹی اوپر سے نیچے کی جائے گی۔

بعثر۔ کے معنی متفرق کر دینا۔ جبکہ قبروں کی مٹی اِدھر سے اُدھر کر دی جائے گی۔ اس زمانہ میں یہ بات کئی طریق سے پوری ہو رہی ہے۔ اول یہ کہ کثرت آبادی کی وجہ سے قبرستان اکھیڑ کر عمارات بنائی جا رہی ہیں۔ ابھی تھوڑے عرصہ کا ذکر ہے۔ کہ دہلی کی میونسپل کمیٹی نے دار الخلافہ کی عمارات بنانے کے لئے کئی ایک قبرستان کو اکھیڑنے کا فیصلہ کیا ہے (۲) پُرانے قبرستانوں اور کھنڈروں کو کھودنے کی طرف اہل یورپ کی بڑی توجہ ہے۔ قبریں کھود کھود کر عجیب عجیب باتیں معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس آیت کے ماتحت یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ کشمیر کی قبر جو حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ کھود دی جائے۔ تو شاید اس میں سے کوئی ایسی چیز نکل آئے جو یقینی ثبوت کا کام دے۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۗ

ہر جی اس بات کو جان لیگا۔ جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ یعنی اس وقت لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں کیا کیا کام نہیں کرنے چاہیئے تھے جو کئے۔ اور کیا کیا کام کرنے چاہیئے تھے جو نہیں کئے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ

اے انسان تجھے کس بات نے فریب دیا ہے اپنے رب کے متعلق۔ جو کہ تجھ پر کرم کرنے والا ہے۔

بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ

ما غرک کے ساتھ کریم کا لفظ بیان فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کرم ہوگا اور یہی اس وقت لوگوں کے دھوکا کا باعث ہوگا۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ اہل یورپ جبکہ حق پر نہیں ہیں۔ تو کیوں ان کو اسقدر ترقی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی ترقی ہی تو انکے گمراہ ہونے کا باعث ہے۔ یا اس کے یہ معنے ہیں کہ تمہارا رب ایسا کرم کرنے والا ہے۔ کہ اس نے تو تمہیں ہر طرح کے سامان دئے ہیں پھر بھی اگر تم اس سے دور ہوتے ہو تو یہ تو بڑی بے حیائی کی بات ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ

وہ رب جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر ٹھیک ٹھاک کیا۔ پھر ہر ایک چیز کو اعتدال پر بنایا۔ پھر تمہارے لئے اس نے ایک صورت پسند کی۔ اور اس میں تم کو ترکیب دیا۔

انسانی صورت میں فلاسفروں نے بہت غور کر کے معلوم کیا ہے کہ کوئی اور ایسی مخلوق نہیں جو کسی رنگ میں بھی اس کا مقابلہ کر سکے نہ خوبصورتی میں اور نہ کسی اور بات میں جس طرح انسان کی ہر بات میں اعتدال ہے۔ اس طرح اور کسی چیز میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان ہر ایک چیز پر غالب ہے۔ انسان چیتوں سے شکار کھیلتا ہے۔ جنگل سے شیر پکڑ کر اس کو ہلاتا ہے۔ اور پھر اس سے کشتیاں لڑاتا ہے ہاتھیوں پر سواریاں کرتا ہے۔ غرضیکہ طاقتور سے طاقتور جانوروں کو قابو میں کر لیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کو بڑے اعتدال اور موزونیت سے ایک اعلیٰ شکل پر پیدا کیا ہے۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خبردار تم تو جزا و سزا کے منکر ہو۔ لیکن تمہارے اوپر نگہبان ہیں جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتے ہیں۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ یونہی تمہیں چھوڑ دیا جائیگا۔ ہم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہم خوب جانتے ہیں۔ جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۙ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن ایسا آئیگا کہ جو خدا کے نیک بندے ہونگے وہ نعمتوں میں ہونگے۔ اور جو فاسق ہونگے۔ وہ دوزخوں میں ہونگے۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۙ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ

اور یہ دوزخ میں اب ہی نہیں ہونگے۔ بلکہ فیصلہ کے دن ان کا یہ حال ہوگا اور وہ اس عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ یعنے اس تباہی کے بعد پھر اس قوم کو ترقی نہیں ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۶ - ستمبر ۱۹۱۴ء

بدعت کیا ہے؟

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (ہر بدعت ایک ضلالت ہے اور ہر ضلالت دوزخ میں) اور فرمایا۔ ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ (نئی باتیں دین میں پیدا کرنے سے بچو۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد واجب الانقیاد مومنوں کے لئے قابل غور ہے۔

ہمیں چاہیئے۔ کہ جب کوئی کام کرنے لگیں۔ تو پہلے یہ دیکھ لیں۔ کہ آیا یہ خدا و رسول کے حکم کے مطابق ہے۔ اور ہم احمدیوں کے لئے تو بہت ہی آسانی ہے۔ کیونکہ مرور زمانہ سے بعض امور میں ایسا اختلاف ہو گیا تھا۔ کہ فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ آیا یہ امر سنت ہے۔ یا بدعت۔ مگر بروز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں نازل ہو کر تمام اختلافی مسایل کو اپنے اسوۂ حسنہ سے حل کر دیا۔ ہم جب کوئی کام کرنے لگیں۔ تو یہ دیکھ لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو الحکم والعدل ہیں۔ انھوں نے اس کی نسبت کیا فرمایا۔ اور اگر وہ کوئی فیصلہ نہیں دے گئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح کیا فرماتے ہیں۔ اور پھر اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

ایک بار حضرت امیرالمومنین مولانا نورالدین رض کی خدمت گرامی میں عرض کیا گیا تھا۔ کہ بدعت کی تعریف کیا ہے۔ آپ نے ایک ایسا جامع مانع فقرہ فرمایا۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس سے بڑھکر کوئی عالم باعمل بیان کرے گا۔ آپنے ارشاد کیا۔ ہر ایسا کام جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں باوجود مہیا اسباب و ضرورت داعیہ نہیں کیا گیا۔ ثواب سمجھ کر یا بہ نیت تقرب الی اللہ کرنا بدعت ہے۔ اب اس اصل پر ہم بہت سے مسائل کو حل کر سکتے ہیں مثلاً

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لوگ فوت ہوتے تھے۔ مگر ان میں سے کسی کی اسقاط نہ کی جاتی تھی۔ نہ ان کا جنازہ پڑھ کر لوگ بیٹھ جاتے۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ اور نہ ان کے مرنے کے بعد فاتحہ خوانی ہوتی تھی۔ اور نہ ان کی قبروں پر قرآن مجید ختم کیا جاتا تھا۔ اور نہ چالیس دن تک عسّال کو کھانا دیا جاتا۔ نہ تیجا۔ اور چہلم ہوتے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ یہ کام بدعت ہیں۔ حالانکہ دعا مانگنا یا قرآن مجید پڑھنا۔ یا مردے کے لئے صدقہ و خیرات دینا اور اس کو ثواب پہنچانا۔ سب ثواب کے کام ہیں۔ مگر ایک خاص ہیئت وطرز میں ان کا بجا لانا۔ چونکہ سنت نبی کریم صلعم وسنت خلفاء راشدین سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے۔ اسی طرح کسی مصیبت کے وقت دعا کرنا مومن کی شان ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین پڑھ کر اللہ تعالےٰ سے کشف الضر کی استدعا صحیح ہے۔ لیکن چند آدمیوں کا جمع ہو کر ایک خاص وقت تک یا خاص تعداد سے اس کا ورد کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ اور اس طرح یہ بات بدعت ہوگی۔ جن اسماء کے لئے مقادیر آگئی ہیں مثلاً سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ ان کو گن کر پڑھنا سنت ہے مگر جن کے لئے گنتی بزبان صاحب شریعت نہیں آئی اسے اپنی رائے سے گننا بدعت ہے اور تسبیح رکھنا سنت سے ثابت نہیں۔ بیمار کے لئے صدقہ و خیرات اور دعا بہت ضروری اور ثواب کا کام ہے۔ اسے قرآن مجید سنانا۔ اگر معنے نہ سمجھتا ہو تو معنے سمجھانا بہت اچھا کام اور اس کی مشکلوں کو آسان کرنے والا ہے۔ لیکن چند لوگوں کو جمع کر کے اس کے پاس یا کسی دوسرے مقام میں بیٹھ کر التزام کے ساتھ ایک مجلس میں قرآن مجید ختم کرنا یا کچھ مفروضہ صورتیں یا بخصوص سدی پڑھنا اور پڑھکر پھر دعا کرنا یا شیرینی کی تقسیم کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ نبی کریم نے کبھی ایسا کیا ہو۔ یا صحابہ کرام رضہ نے ایسا کیا ہو۔ یا پھر مسیح موعودؑ نے کسی بیماری یا دقات پر ایسے امور دلائے ہوں۔ یا خود کئے ہوں یا کرنیکا حکم دیا ہو۔ یا ایسا کام کرنے والوں کے اس فعل کو پسند فرمایا ہو۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے دوسری قوموں کے لئے شہید بنایا ہے۔ ہمیں بہت پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیئے اور کم از کم مجموعی طور پر ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جو دوسروں کیلئے ٹھوکر کا موجب ہو کیونکہ یا رہا ہوتا ہے کہ ایک کام نیک نیتی سے اتفاقی طور پر کیا جاتا ہے۔ مگر عوام کو اس سے غلطی لگتی ہے۔ اور وہ اسے سنت قرار دے بیٹھتے ہیں *

خواجہ صاحب کی حمد و ثنا

ایک بنارسی صاحب نے خواجہ صاحب کی مدحت طرازی کی ہے۔ اور ان کو شہید ٹھہرایا ہے۔ ہم صرف یہ پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود۔ اپنا نام پہنچانے کے لئے تو یہاں تک کوشاں ہوں۔ کہ اپنا فوٹو ولائت کے لوگوں کے لئے شائع کریں۔ اور تصویر (ایک ناجائز امر کو) اپنے نام کی خاطر جائز قرار دیں۔ اور پیر ازالہ اوہام کے کشف میں بھی تحریروں کے پہنچنے کا ذکر ہو۔ مگر آپکے ممدوح جس کے فیض یافتہ ہیں۔ اسی کے نام اور اسی کے کام کو اسلام کی اشاعت کے لئے

سم قاتل

قرار دیں۔ یہ کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ خواجہ صاحب نے متعدد اخباروں میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ میں احمدیت کے ذکر سے الگ ہو کر اسلام کی تبلیغ میں لگا ہوں۔ غیر احمدی مطمئن رہیں۔ میں مرزا صاحب کا ہرگز ذکر نہیں کرتا۔ نہ ان کے دعوی کا۔ خود پیغام میں بھی اس قسم کے رقعے چھپ چکے ہیں۔ وہ تو ولائت بیٹھے ہیں۔ خود ان کے برادر خورد یا برادر بزرگ مولوی محمد علی صاحب اشاعت اسلام کے متعلق کالج اور مشن اور تبلیغی مدرسے اور ٹریکٹوں کا بنیادی پتھر رکھتے ہوئے یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ کل سلسلہ مضامین اور یہ نتیجا (بزعم) اشاعت کے متعلق ہے۔

اور یہ کہ سلسلہ احمدیہ اس کام سے علیحدہ ہوگا۔ اور اسکا انتظام بھی جہاں تک ممکن ہے۔ علیحدہ ہوگا۔ گویا احمدیت ہی ایسی چیز ہے۔ جو اسلام کی اشاعت میں روک ہے۔ اس لئے اسے جہاں تک ممکن ہو۔ علیحدہ ہی رکھنا چاہیئے۔ یہ بھی غیر احمدیوں کو ساتھ اطمینان دلانا چاہیئے۔ کہ قرآن مجید و احادیث پڑھاتے ہوئے ان آیات کے وہ معنے ہرگز نہ کئے جائیں گے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں کئے اور ان احادیث کا مصداق اس مقدس وجود کو نہیں بنایا جائے گا۔ یہ کیونکہ اس سے علماء اسلام کے ناراض ہونے کا گمان ہے

بلکہ حتی الوسع حضرت صاحب کے نام اور کام کو اس سے الگ ہی رکھا جائیگا ۔

ایک موحد پیغام میں ایک موحد صاحب ارشاد کرتے ہیں

"غلام احمد کا اسم احمد قرار دینا یہ ایسی تحریف ہے ۔ کہ کسی قوم نے بھی آج تک اپنے ہادی کے نام میں نہیں کی" ۔

ہم کہتے ہیں ۔ بجا ارشاد ہوا ۔ مگر اس جرم کا الزام سب سے پہلے تو (نعوذ باللہ) اس قادر علام پر ہے ۔ جس نے اپنے برگزیدہ کو یہ جانتے ہوئے کہ جد الدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے ۔

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک ۔ یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ سے خطاب کیا ہے ۔

پھر یہ قصور خود حضرت مرزا صاحب کا ہے ۔ کہ نام تو غلام احمد تھا ۔ مگر جو شخص آپکے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا اسے آپ فرماتے ۔ کہو ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں ۔ خدا جانے اسوقت ایسے موحد کیوں نہ پوچھ لیتے کہ حضرت یہ تو ایسی تحریف ہے ۔ کہ آج تک کسی قوم کے ہادی نے نہیں کی ۔

پھر یہ جرم مولوی محمد علی کا ہے ۔ کہ اس نے ایک رسالہ احمد کے نام سے لکھا ۔ اور اسے انگریزی میں شایع کیا ۔ اور اس کے ساتھ آپ کا فوٹو بھی دیا ۔

(۲) پھر یہ موحد صاحب رقمطراز ہیں ۔ کہ خدا کے مسیح کا مبارک جسم جس سرزمین میں مدفون ہو ۔ اُسے بابرکت و باعزت کہنا ۔ قبر پرستی بلکہ مردہ پرستی ہے ۔ یقیناً موحد صاحب کے نزدیک مدینہ طیبہ کو جسد مطہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امین سمجھنے کی وجہ سے معزز و مکرم جاننے والے بھی مشرک ہیں ۔ اور جو لوگ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی زیارت کو جاتے ہیں ۔ ان کے تو ظلم ہونے میں کچھ شک نہیں ۔ یا نیہمہ ہم یقین دلاتے ہیں ۔ کہ قادیان صرف اس لئے باعزت و بابرکت نہیں ۔ بلکہ خدا کے کلام میں اس کی مدح آئی ہے اور الوصیت میں حضرت اقدس ؑ نے لکھا ہے ۔ کہ یہ مقبرہ ہے "**کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے**" (الوصیت صفحہ ۲۳)

اور فرمایا ہے ۔

"خدا تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے ۔ کہ جس گاؤں میں خدا کی طرف سے کوئی مرسل آتا ہے ۔ وہ بستی طور پر دار الامان ہو جاتا ہے" ۔

اور پھر فرماتے ہیں ۔

" تمام دنیا میں ایک قادیان ہی ہے ۔ جس کے لئے اب یہ وعدہ ہوا ہے ۔ (نزول المسیح)

اور پھر آئین میں فرماتے ہیں ۔

"ما ہجوم خلق سے ارض حرم ہے ۔ اور منارۃ المسیح میں ارشاد فرمایا ۔ کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی یہ کہ اسکا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے ۔ × × × ۔ بیں کچھ نہیں شک جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے × × اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصیٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے" ۔

اب فرمایئے ۔ کہ قادیان کو بابرکت دبا عزت سمجھنا خدا نخواستہ بے ایمان کے موجب ہے ۔ یا مردہ پرستی قبر پرستی کی وجہ سے اور ساتھ ہی میرے اس سوال کا جواب دیجیئے ۔ کہ مدینۃ المسیح لاہور بنا ۔ تو کس وجہ سے ۔ کیا بار بار یہ نہیں بتایا جاتا ۔ کہ مسیح موعود کی وفات کی وجہ سے ؟ پھر یہ بھی بتلایئے کہ وصیتیں جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے متعلق ہو رہی ہیں ۔ ان کے موصیوں کے لئے قادیان میں مقبرہ کے لئے زمین کیوں تجویز کی گئی ہے ۔ کیا بقول ماسٹر صلاح الدین دیاوش بجز صرف لوگوں کی تسکین کے لئے ۔

(۳) موحد صاحب نے یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ کوئی امت محمدیہ میں سے صرف نبی نہیں کہلا سکتا ۔ ہم کہتے ہیں ۔ یہ صحیح ہے ہم مسیح موعود کو امتی بھی مانتے ہیں ۔ مگر نبی بھی مانتے ہیں جیسا کہ متعدد مضامین اس بارے میں لکھے جا چکے ہیں ۔ اور صیح حوالوں سے دکھایا گیا ہے ۔ کہ حضرت صاحب نے بارہا اپنے آپ کو نبی یا رسول لکھا ۔ اور بغیر کسی تشریح کے فرمایا ۔ (دافع البلاء اور حقیقۃ الوحی پڑھو)

ایک سرحدی ایک پشاور کے ریلوے سٹیشن پر رہنے والے فرماتے ہیں ۔ کہ خلافت جدید کی ضرورت کیا پیش آئی ؟

ہم کہتے ہیں ۔ جب مسیح موعود کی وفات کے بعد معاً ضرورت پیش آ گئی تھی ۔ تو اب کیوں نہیں ۔ دوم واقعات نے بتا دیا ۔ کہ جب تک آپ لوگ خدا کے مرسل یا اُس کے خلیفہ اول کے ماتحت رہے ۔ کوئی اختلاف نہیں ہوا ۔ لیکن جب چند نادانوں نے سرکشی اختیار کی ۔ اتنا بگاڑ پڑ گیا ۔ بس یہ ضرورت تو بڑ ظاہر ہے

پھر سنو کہ آپ کہتے ہیں ۔ کہ "ہماری اس (حضرت مولانا نور الدین رض) کے ہاتھ پر بیعت کرنی فی الحقیقت مسیح موعود ؑ کے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنی تھی" ۔

بس جس کے ہاتھ کو فی الحقیقت مسیح موعود کا ہاتھ قرار دیتے ہو ۔ اُس کے عقائد و اقوال سے بھی اتفاق ہے ۔ یا وہ گمراہی پر تھا ۔ اگر وہ گمراہ تھا ۔ تو پھر تمہارے اصل کے مطابق مسیح موعود بھی نعوذ باللہ گمراہ تھا ۔ دیکھو وہ فرماتا ہے ۔

کہ مسیح موعود کے بعد سلسلۂ خلفاء ہے ۔ میں خلیفۂ اول ہوں ۔ تمام احمدی جماعت اس خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرے ۔ پھر خاص اہتمام سے وصیت کرتا ہے ۔ کہ میرا جانشین ہو ۔

پھر اس نے یہ بھی فرمایا ۔

"کہ اب سوال پیدا ہو سکتا ہے ۔ کہ تم ملہم نہیں تمہاری کیا ضرورت ہے ۔ کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایات چھوڑ گئے ہیں ۔ ان کی اسّی کے قریب کتابیں موجود ہیں ۔ وہ ہمارے لئے کافی نہیں ؟ یہ خیال بدبخت لوگوں کا ہے ۔ حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی ۔ اور شیرازہ قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعہ ۔ اور یہ اجتماع کسی خاص وقت میں کافی نہیں" ۔ الخ

(رپورٹ صدر انجمن صفحہ ۴۱ ۔ ۴۳)

پھر سنو ! یہاں شیخ تیمور آئے تھے ۔ پہلی بیماری میں حضرت خلیفۂ اول نے انہیں ایک لفافہ میں وصیت دی تھی ۔ ہم نے ان سے پوچھا ۔ کیا تھا ۔ وہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ اس پر لکھا تھا ۔ **علےٰ اسوۃ ابی بکر ۔ جس کا نام اس لفافہ میں ہے اُس کی بیعت کرو ۔** اور اندر نام لکھا تھا محمود ۔ المختصر دیکھو اگر خلیفہ کی ضرورت نہ ہوتی ۔ تو آپ بیعت کرنیکا حکم نہ دیتے ۔

پھر دوبارہ جانشین کی وصیت نہ فرماتے۔ پھر اس اعتراض والے کو جو آپ نے بھی بایں الفاظ دہرایا ہے۔ کہ "مسیح موعود نے اختلافی مسائل کو حل کر دیا۔ خلافت کی کیا ضرورت ہے" حضرت خلیفہؓ اول نے بدبخت فرمایا ہے اور یہ بھی عجیب آپ نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ قوم میں اختلاف ہے۔ اس لئے سلسلہ خلافت بند۔ حالانکہ خلافت کی ضرورت اختلاف ہی کے وقت تو ہوتی ہے۔ اور یہ اصل آپ نے کہاں سے لیا۔ کہ وہی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ جس کی خلافت سے کوئی انکار نہ کرے۔ اس اعتراض کی زد حضرت علیؓ پر بھی پہنچتی ہے پھر خود خلیفہؓ اول مسیح موعود پر مولوی غلام حسن صاحب سے پوچھ کر اس کا جواب لکھتا۔

(۴) انجمن کے متعلق بھی آپ نے ذکر کیا ہے حالانکہ انجمن جب اپنے آپ کو آپ کے قول کے مطابق سنبھال نہیں سکی۔ تو وہ آپ کو کیا سنبھالے گی۔ پھر انجمن کی کثرت رائے جو قطعی ہے وہ تو خلیفہ ثانی کے حق میں ہے۔ آپ اس انجمن کی کیوں اطاعت نہیں کرتے۔ اس کا حکم ہے۔ کہ خلیفہ کی بیعت کرو۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ چونکہ انجمن خود مختار نہ رہی۔ اس لئے اس کے مقابل میں لاہور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام قائم کی گئی ہے۔ اس پر ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ انجمن کب خود مختار رہی۔ پہلے مسیح موعود کے ماتحت تھی۔ پھر حضرت مولانا نور الدین رضؓ کے ماتحت۔ جیسا کہ انجمن کے تمام کاغذات سے ظاہر ہے۔ اور بیسیوں بار لکھا ہے۔ کہ بحکم خلیفۃ المسیح یہ روپیہ دیا گیا۔ یا یہ کام کیا گیا۔ پھر اب بھی ضرور ہے۔ کہ کسی کے ماتحت رہ کر قوم کی مطاع بنے۔ پس یہ ایک خوفناک دھوکہ ہے۔ جو بعض ناواقفوں کو دیا جاتا ہے کہ انجمن کے اختیار آگے سے کم ہو گئے ہیں۔ یا قادیان میں اشاعت اسلام کی مدّ بند ہو گئی ہے۔ اس لئے لاہور اس صیغہ کو ایک انجمن کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ اشاعت اسلام کا کام پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر زور و شور کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور ہوتا رہیگا۔ ہاں اگر اشاعت اسلام کے یہ معنے تھے۔ کہ چند لوگوں کی جیبیں ہر مہینے پونے دو سو اور سوا دو سو سے بھر دی جایا کریں۔ تو البتہ اس قسم کی اشاعت اسلام میں کچھ ضعف آگیا ہے۔

"دعوت الی الخیر"

ملک شام میں تبلیغ

سید ولی اللہ شاہ صاحب کا خط

"گفتگو عربی میں ہوئی۔ مگر ہم نے سہولت کے لئے صرف ترجمہ دیدیا ہے"۔

مخدوم حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یہ خط مسمی بالا شخص کا ہے۔ جو کہ فصیح عربی میں طول وطویل (یَتَکَلَّمُ بِلَاطَائِل) لکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ مجھے بعض لوگوں سے معلوم ہوا ہے۔ گفتگو میں نہیں اور صوفی گروہ میں قدم رکھتا ہے۔ جیسا کہ شیخ محمد ہاشم نے مجھے بتلایا۔ اگرچہ مجھے شک ہے۔ عبد الحمید کے زمانے میں مدارس بیروت کا انسپکٹر تھا۔ اور اب معزول ہے اور اس زمانہ میں عام لیاقت کا مدار بادشاہی ارادہ تھا۔ (اور اب بھی اس سے کم دھینگا دھانگی نہیں) ایک خدمت مدینہ معظمہ میں بھی اس کے سپرد تھی۔ اور شائد کچھ اب بھی تعلق ہو۔ غرض جب میں پہلے بیروت میں آیا۔ تو اس نے مجھے بازار میں دیکھا۔ اور پوچھا۔ کہ "وہ ہندوستانی نوجوان آپ ہی ہیں"۔ میں نے کہا ہاں۔ باتوں میں اس نے یہ بھی ذکر کیا۔ کہ میں نے بھی اس اس اوصاف کی ایک کتاب لکھی ہے۔ میں نے کہا مبارک ہو۔ اور اس نے کہا۔ کہ میں ایک عظیم الشان سفر کروں گا۔

پھر اب چار یا پانچ ماہ کے عرصے کے بعد پھر ملا۔ گذشتہ ہفتہ کے دن میں جناب کی طرف خط ڈاکخانہ میں ڈال کر واپس آرہا تھا۔ تو یہ راستے میں ملا۔ چند باتیں ہوئیں۔ اور میں رخصت لے کر چل پڑا۔ اس نے پیچھے سے آواز دی کہ جناب ذرا ٹھہریئے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ مجھے کہنے لگا۔ کیا آپ ایک مہربانی نہیں کرتے؟ میں نے کہا فرمایئے۔ میں اس کے متعلق غور کروں گا۔ اس نے کہا۔ کیا جناب اتنی تکلیف فرما سکتے ہیں۔ کہ اب میرے گھر تشریف لے چلیں۔ اور روزہ میرے ساتھ ہی افطار کریں۔ اور رمضان کے باقی ایام بھی میرے گھر پر ہی گذاریں۔ میں نے کہا۔ اب تو میں جا سکتا ہوں۔ اور یہ میرے لئے باعث فخر ہوگا۔ لیکن مجھے آپ کی مہربانی سے امید ہے۔ کہ دوسری بات کے متعلق آپ مجھے معذور سمجھیں گے۔ خیر ہم گھر گئے۔ اور رات کو کھانا کھایا۔ اور باتوں میں اس نے اپنی اس تالیف کا بھی ذکر کیا۔ میں نے کہا۔ ہاں میں بھی اس کتاب کا بہت اشتیاق رکھتا ہوں۔ اور کیا آپ مجھے اس کے طبع ہونے سے پہلے اس کے مضامین دکھلا سکتے ہیں۔ اس نے کہا۔ بڑی خوشی سے۔ اور آپ تو اس کے طبع ہونے سے پہلے ضرور دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ کھانا کھاتے وقت میں نے اسے کہا۔ کہ میرے پاس ایک امانت ہے۔ میں اسے کسی کے سپرد نہیں کر سکتا۔ ہاں ایسے شخص کے سپرد کر سکتا ہوں۔ جو اسے لینے کے لئے تیار ہو۔ اور اس کا اہل ہو۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ میں آپ کے ملک میں کسی آدمی کو اس وصف سے متصف نہیں پاتا۔ اس نے کہا۔ وہ کونسی امانت ہے آپ مجھے بتلائیں۔ ممکن ہے کہ آپ اپنا مقصود پا سکیں۔ میں نے اس بات کو ٹال دیا۔ اور اس میں میرا ایک خاص مقصد تھا۔ تاکہ اس کے ذہن کو تبلیغ کے لئے تیار کروں۔ خیر ہم لائبریری میں گئے۔ وہاں اوراق کا ایک ڈھیر تھا۔ اور ایک دس جلدی کتاب میز پر اور ایک لمبی فہرست میں نے کہا۔ میں کتاب سننے سے پہلے فہرست پڑھ لینا چاہتا ہوں۔ میں نے فہرست کو جلدی سے دیکھ کر اس میں سے خاص مضامین چنے۔ کہ جن کے ذریعہ سے اسے تبلیغ کر سکوں۔ اور کہا۔ ان مضامین کو اپنی کتاب میں سے نکال لیئے۔ ان کو سن کر میں نے کہا۔ آپ کو متقدمین کے فلاسفہ کے سبب سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اس سے وہ خوش ہو گیا۔ اور میں نے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال پیش کرنے شروع کئے۔ یہاں تک کہ اسے اپنی کتاب تو بھول گئی۔ اسے چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہو گیا۔ اور میں نے جو ان متعلقات کی ذرا تشریح کی۔ تو اس نے کہا۔ وہ تمہارا استاذ و مرشد کون ہے۔ میں نے کہا وہ مسیح موعود ہے۔ جنہوں نے ہند میں دعوے کیا۔ ہنس کر کہنے لگا۔ میں کسی مسیح یا مہدی کا قائل نہیں۔ (اس سے پہلے میں نے اس سے وفات مسیح کے اعتقاد کے متعلق دریافت کیا۔ وہ وفات کو مانتا تھا۔) اور کہا۔ کہ یہاں بھی عباس نے دعویٰ کیا ہوا ہے۔

اور وہ میرا صدیق تھا۔ میں نے کہا اُن کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ کہنے لگا۔ کہ پاجی۔ بے ایمان۔ کافر۔ میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا کیوں۔ کہنے لگا۔ وہ دین اسلام کو منسوخ کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور میرے استاذ و مرشد تو دین اسلام کو منسوخ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تو فرماتے ہیں۔ کہ دین اسلام ہی تمام دینوں سے اتم اور اکمل ہے۔ اور محمد صلعم خاتم النبیین اور اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اور انھوں نے (حضرت مسیح موعود ؑ نے) اس کی تائید میں اسّی کے قریب کتابیں شائع کی ہیں۔ اور آپ تو ان کے بڑے بڑے عمدہ اور اعلیٰ درجے کے اقوال سن چکے ہیں۔ اور آپ کی فطرت سلیمہ اس بات کا مشاہدہ کر چکی ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو اس آدمی کی معرفت کا بہت شوق ہو گیا ہے اور عقلمند آدمی کو یہ لائق نہیں۔ کہ وہ کسی چیز کو پہلے ہی برا کہنے لگ جائے۔ اور خصوصاً پھر ایسے دعویٰ کو اور خاص کر جبکہ وہ ایسے آدمی کی طرف سے ہو۔ اور پھر ایسے زمانہ میں۔ کیونکہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ جس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا۔ وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس قسم کی لمبی نصیحت سے میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اُس کی توجہ اور دل کو قابو کر لیا۔ اور ساری رات باتیں ہوتی رہیں نہ میں خود سویا۔ اور نہ اُسے سونے دیا۔ اس بیداری سے وہ ملول خاطر بھی نہ ہوا۔ یہاں تک کہ اُس نے مجھے پوچھا۔ کیا آپ کے ہاتھوں نے اُن کے (حضرت مسیح موعود ؑ کے) ہاتھوں کو چھوا ہے؟۔ میں نے کہا۔ ہاتھوں کو کیا۔ بلکہ پاؤں کو بھی ؎

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ تازہ خبریں

لنڈن یکم ستمبر۔ آج سہ پہر کو مسٹر لائڈ جارج وزیر خزانہ نے بیان کیا۔ کہ سرکار نے التوائے ادائیگی (قرضہ جات و امانات) کی میعاد اور ایک مہینہ بڑھا دینے کا فیصلہ کیا ہے ؎

لنڈن یکم ستمبر۔ کنیڈا کے ضلع البرٹا نے فوج کو پانچ لاکھ من جئی نذر کی ہے۔ ضلع کوئبک نے پچاس ہزار من پنیر پیش کیا ہے۔ جو افلاس زدگان میں تقسیم ہوگا

جزیرہ مارشس نے بحری و بری فوج کے لئے ۲۵ ہزار من قند دی ہے۔

روسی پایہ تخت کا نام بدل کر اب پٹروگراڈ رکھا گیا ہے۔ (پہلا نام سینٹ پیٹرز برگ تھا)

لنڈن ۲ ستمبر۔ انگریزی سپاہ فولادی دیوار کی طرح جمی کھڑی تھی۔ جس پر جرمنوں کے ٹہٹ کے ٹہٹ گھنٹوں تک یکے بعد دیگرے حملہ کرتے رہنے سے اپنے سر پھٹتے رہے۔ بالآخر سارے دن بھر کی نہایت ہی خونریز لڑائی کے بعد انگریز بآہستگی اپنی جگہ سے ہٹنے پر مجبور ہو گئے مگر یہ تھوڑا سا فائدہ جرمن ٹڈی دل نے نہایت ہی گراں قیمت پر حاصل کیا۔ خاکی پوش (انگریزی) سپاہ پیرس کے راستہ کو (جرمنوں پر) بند کئے ہوئے ہے ؎

لنڈن ۲ ستمبر۔ جرمنوں نے انٹورپ کا محاصرہ اور اس پر گولہ باری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بمقام لُرجو مالینز (مخلن) کے شمال مغرب میں کثیر التعداد جرمن فوج نقل و حرکت میں ہے۔ اور اس کے علاوہ برسلز سے آکر کثیر المقدار جرمن دستے مقامات ٹرمانڈا اور سینٹ نکوس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ٹرمانڈ برسلز سے ۱۵ میل بجانب شمال اور انٹورپ سے دس میل بجانب جنوب مغرب ہے۔ اور سینٹ نکولس انٹورپ سے دس میل بجانب غرب ہے ؎

لنڈن ۲ ستمبر۔ جرمن برسلز اور اس کے مضافات کو مورچہ بند کر رہے ہیں۔ برطانوی باشندگان شہر کو ۲۴ گھنٹوں کے اندر نکل جانیکا حکم دیا گیا ہے۔ برسلز سے آنے والا ایک ہالینڈی بیان کرتا ہے۔ کہ شہر میں تھوڑی سی جرمن فوج باقی ہے۔ میدانی اور قلعہ شکن توپوں کی باتریاں لگاتار بازاروں میں سے گذرتی رہتی ہیں۔ جرمن سپاہ شرافت سے پیش آتی ہے۔ اور ہر چیز دام دیکر خریدتی ہے۔ مگر سامان خوراک کم ہو گیا ہے ؎ سوداگر بگڑ رہے ہیں۔ کہ جرمن بیڑہ اپنے ملک کے تجارتی جہازوں کی کچھ حفاظت نہیں کر سکا۔

۲ ستمبر۔ اطالوی سرکاری حلقوں کا بیان ہے، کہ جرمنی اب تک لگاتار کوشش کر رہی ہے۔ کہ اٹلی حیادت چھوڑ کر اس کا ساتھ دے ؎

برطانیہ کے تجارتی جہازوں کا مجموعی وزن دو کروڑ ٹن ہے۔ ازانجملہ صرف ۲۰ ہزار ٹن وزن کے تجارتی جہاز دشمن پکڑ سکا ہے ؎

مصنوعی تیل کی آمد جرمنی سے رک جانے پر بنگال کے قدرتی تیل کی مانگ خوب بڑھ گئی ہے ؎

لنڈن ۲ ستمبر۔ ایک جرمن ہوائی جہاز نے پیرس پہنچ کر ایک بمب عمارت گاڑی سینٹ لازار کے قریب پھینکا۔ اور ایک بمب ٹیلیگراف کے متصل۔ توپوں سے جو چھتوں پر نصب ہیں۔ گولے چلائے گئے۔ تو جہاز شمال شرقی جانب پرواز کر گیا۔ اس شیطانی حرکت کا بدلہ لینے کے لئے کئی فرنچ ہوا باز میدان جنگ کو جانے کا قصد کر رہے ہیں ؎

لنڈن ۲ ستمبر۔ روسیوں کو لمبرگ کے قریب بمقام ہیلالی یا جو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ ہم نے ۴۷ سو آسٹریوں کی لاشیں دفن کیں۔ اور ایک جھنڈا ۳۲ توپیں اور بہت سے قیدی جن میں ایک جرنیل ہے۔ پکڑ لئے۔ ضلع وارسا میں بھی فتح ہوئی۔ جہاں تین میدانی دس چھوٹی توپیں اور ایک ہزار سے اوپر قیدی پکڑ لئے۔ ضلع وارسا روسی پولینڈ کے وسط میں ہے۔ وہاں لڑائی ہونے کی خبر سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ آسٹروی کئی سو میل تک روسی علاقہ میں بڑھ چکے ہیں ؎

لنڈن ۲ ستمبر۔ روسی جرنیل سونوف مر گیا ہے جرنل مذکور علاقہ گرانڈنز میں جرمن حملہ کے وقت ہلاک ہُوا۔ علاقہ مذکور میں دو روسی جیش کو روکنے کے لئے جرمن سپاہ بہ تعداد کثیر جمع ہو گئی۔ گرانڈنز روسی پولینڈ کے شمال مغربی کونہ سے تیس میل بجانب شمال دریائے وسچولا کے کنارہ واقعہ ہے ؎

گورنر بمبئی معہ لیڈی صاحبہ یکم ستمبر کی شام کو بمبئی کے اس حصہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں کارخانے ہیں۔ جا بجا مزدوروں کے ٹہٹ کے ٹہٹ کھڑے تھے سب نے سرکار کی جے۔ شاہ جارج کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے اطمینان دلایا۔ کہ وہ برابر بدستور امن رہ کر سرکار کی خدمت کے لئے ہر طرح سے حاضر ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپیل برائے چندہ انڈین امپیریل ریلیف فنڈ

"قابل توجہ جماعت احمدیہ"

برادران! السلام علیکم۔ اس خطرناک وقت میں کہ ہماری محسن گورنمنٹ ایک ایسی جنگ میں مبتلا ہے۔ کہ جس کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ ہمارا انسانی اور مذہبی فرض ہے۔ کہ جہانتک ممکن ہوسکے اور جس رنگ میں ہوسکے۔ اس کی مدد کریں۔

میں نہیں سمجھتا۔ کہ احمدی جماعت میں سے کوئی فرد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں سے ناواقف ہوگا۔ جو آپ وقتاً فوقتاً گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کے متعلق شایع فرماتے رہے ہیں۔ کوئی کتاب اور کوئی رسالہ آپ نے تصنیف نہیں فرمایا جس میں گورنمنٹ سے وفادار رہنے کی نصیحت نہیں فرمائی۔ اور کوئی عام لیکچر نہیں دیا جس میں گورنمنٹ کے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ پھر آپ نے صرف اس بات پر اکتفا نہیں کی۔ کہ گورنمنٹ سے وفاداری کی تاکید فرمائی ہو۔ بلکہ ہر ایک قسم کی بغاوت سے بچنے کی شرط کو شرائط بیعت میں داخل کرکے اسے ایک ایسا اہم فرض قرار دیا۔ کہ جس کے ادا کرنے کے بغیر کوئی احمدی احمدی ہی نہیں رہ سکتا۔ پس علاوہ اس کے کہ بحیثیت ایک انسان ہونے کے ہمارا فرض ہے کہ ہم گورنمنٹ کے احسانات کے شکرگذار ہوں اور اس کی مشکلات میں اسکا ہاتھ بٹانیکی بحیثیت ایک احمدی اور پھر بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی محسن گورنمنٹ کی ہر ممکن طریقہ سے مدد کریں۔ اور ہر ایک شخص جو اسوقت گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری سے پہلو تہی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک احمدی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شرائط بیعت کی پابندی نہیں کرتا۔ لیکن یہ سوال ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی ہمدردی کس ذریعہ سے کرسکتے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی فوج نہیں۔ کہ اسے اپنی محسن گورنمنٹ کے دشمنوں کیساتھ لڑنے کے لئے بھیجدیں۔ پھر اس موقعہ پر ہم کیا کریں۔ جس سے ہم گورنمنٹ کے کام میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہوں۔ سو ایک طریق تو خود حضور وائسرائے بہادر نے ہمیں بتادیا ہے۔ کہ جو لوگ جنگ کے خطرناک اثرات کا شکار ہوں۔ ان کی اور ان کے رشتہ داروں کی مدد کیلئے ایک رقم جمع کی جائے۔ جو مناسب طور پر ان پر خرچ کی جائے۔ پس اول تو میں تمام جماعت احمدیہ کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ اسوقت کہ درحقیقت گورنمنٹ برطانیہ سے وفاداری کی آزمائش کا سب سے پہلا موقعہ ہے۔ اپنی وفاداری ہاں اس وفاداری کا جسکا دعوےٰ اپنی کل جماعت کی طرف سے حضرت مسیح موعود ہو کرتے تھے۔ عملی ثبوت دیں اور ہر ایک احمدی خواہ غریب ہو یا امیر کچھ رقم اس غرض کے لئے اس فنڈ میں جمع کرائے جسکا اعلان حضور وائسرائے بہادر نے کیا ہے۔ اور جس میں خود حضور شہنشاہ جارج پنجم نے بھی شمولیت فرمائی ہے۔ لیکن چونکہ ہماری جماعت تھوڑی تھوڑی کرکے کل ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور یہی جماعت ہے۔ جو جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی جماعت ایک امام کے ماتحت نہیں۔ اس لئے اس جماعت کے رنگ کو قایم رکھنے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ چندہ سب جماعت کی طرف سے اکٹھا کرکے مذکورہ بالا فنڈ میں جمع کرادیا جائے۔ پس ہر ایک جگہ کے احمدی اپنی اپنی جگہ و ضلع وار کے جلسے کرکے اس غرض کے لئے چندہ جمع کریں۔ اور اسے قادیان بھیجدیں۔ تاکہ احمدی جماعت کا چندہ اکٹھا پیش ہو۔ اگر بعض دوست بعض مجبوریوں کی وجہ سے اپنے لوکل فنڈوں میں چندہ دینے پر مجبور ہوں۔ تو انہیں یہ دو امر مدنظر رکھنے چاہئیں۔ (۱) تو یہ کہ وہ کچھ رقم اس چندہ میں بھی ادا کریں۔ جو کل جماعت کی طرف سے پیش ہوگا۔ تاکہ جماعت کی برکات کے حصہ دار ٹھیریں۔ (۲) یہ کہ جو رقم انہوں نے اس غرض کے لئے لوکل فنڈ میں یا براہ راست امپیریل فنڈ میں جمع کرائی ہے۔ اس کی اطلاع یہاں بھی کردیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کا کام منتشر اور پراگندہ نہ رہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان کے پہنچتے پر ہر جگہ کی جماعتیں یا افراد اپنے چندے فوراً ارسال کرنے شروع کردیں گے۔ میں نے فی الحال پانچسو روپیہ جماعت احمدیہ کی طرف سے داخل کرادیا ہے۔ مگر یہ یقین رکھتا ہوں کہ اس سے بہت زیادہ رقم جماعت کی طرف سے پیش ہوگی۔ ہاں میں یہ بھی نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ کہ کوئی شخص اس بات کا بالکل خیال نہ کرے۔ کہ تھوڑی رقم دینے سے کیا فائدہ ہے۔ جو شخص جسقدر اخلاص سے محبت سے دیکھے۔ خواہ وہ ایک پائی ہو۔ وہی دے۔ کیونکہ گورنمنٹ کو روپیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اخلاص کی۔ چندے کے علاوہ بھی بہت سے طریق ہیں۔ جن سے آپ لوگ گورنمنٹ کی مدد کرسکتے ہیں۔ مثلاً اپنے اپنے علاقوں میں امن قایم رکھنا۔ لوگوں میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلانا۔ جو سرکاری ملازم ہیں۔ وہ اپنے کام کو آگے سے بھی زیادہ تندہی سے ادا کرکے گورنمنٹ کی مدد کرسکتے ہیں۔ اگرچہ اسوقت ہندوستان میں گورنمنٹ کی وفاداری کے اظہار کا ایک غیر معمولی جوش ہے۔ لیکن پھر بھی بعض شریر انسان ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھا کر شورش انگیز خیالات پھیلانے میں ساعی ہوتے ہیں۔ میں سب احباب کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھیں۔ بلکہ ایسی کارروائی کا اگر علم ہو۔ تو اس کی خبر مجلاً حکام کو کردیں۔

والسلام۔ خاکسار **مرزا محمود احمد**

نوٹ۔ اس کے متعلق ۲۔ ستمبر ۱۹۱۴ء کو قادیان میں جلسہ ہوا قریباً ایکہزار دو سو روپیہ چندہ ہوا ۴

جن احباب سے چندہ وصول ہوچکا ہے

ان کے اسماء ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ فقہ آئیندہ ہر ایک چندہ دہندہ کا نام جس کی رقم ایکروپیہ تک ہو۔ شائع کردیا کریں گے۔

نام	رقم وصول
۱۔ حضرۃ امیر المومنین خلیفۃ المسیح فضل عمر خلیفہ ثانی ع	[illegible]
۲۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔	۲۵
۳۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب	۲۵
۴۔ مولوی غلام اکبر خانصاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن از طرف جماعت	۲۵۰
۵۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس۔ پنشنر	۱۰
۶۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب	عہ
۷۔ مولانا مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب	عہ
۸۔ پروفیسر محمد عبد اللہ المعروف جہانگیر وزا	عہ
۹۔ منشی قدرت اللہ صاحب	عہ
۱۰۔ خانزادہ گل محمد خانصاحب آف زیدہ	عہ
۱۱۔ پیر علی اکبر شاہ صاحب	عہ
۱۲۔ سید احمد نور صاحب کابلی۔	عہ
۱۳۔ شیخ غلام احمد صاحب	عہ
۱۴۔ چوہدری فضل احمد خاں صاحب	عہ
۱۵۔ مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔	صہ
۱۶۔ مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفےٰ۔	صہ

۱۷۔ حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب۔ صصہ (۱۸) شیخ عبد الرحیم صاحب صصہ۔ مبلغ آٹھ روپے بارہ آنے متفرق وصول ہوئے۔ علاوہ ایکہزار سینتالیس روپے کا وعدہ ہوا ہے ۴

(۱۹) منشی اروڑا صاحب (عصہ) میزان کل ۳۹۰ روپے ۴

جنگی نقل و حرکت کا اخفا ضروری ہے

ممکن ہے ہمارے اکثر ناظرین ہندوستان اور برطانیہ میں افواج کی نقل و حرکت اور یورپ میں معرکہ آرائی کے متعلق اخفا کی ضرورت کا پورا اندازہ نہ لگا سکیں مگر تھوڑا سا تدبر ان پر یہ کھول دیگا کہ وہ کھلی کھلی آزادی جس نے پچاس سال پیشتر جنگ کے نامہ نگاروں کو فوجی حرکات و سکنات کی خبریں پہنچانے میں پوری اجازت دے رکھی تھی۔ اب میسر نہیں۔ تمام دنیا میں برقی جال بچھا ہوا ہے۔ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اگر دنیا کے ایک حصہ میں کوئی واقعہ ہو تو دنیا کے دوسرے کنارے میں ایک آدھ گھنٹے کے اندر اس کا صحیح علم ہو جاتا ہے۔ اگر نامہ نگار بعض خبروں کو عام طور پر شائع کردے۔ تو اس سے موجودہ جنگ میں انگریزی فوج کی نقل و حرکت اور حالت دشمن کو چند گھنٹے میں ہی معلوم ہو جائیگی۔ چنانچہ ایسا واقعہ جنگ جنوبی افریقہ میں پیش آچکا ہے۔ جبکہ بوئر جرنیلوں نے برٹش اور نوآبادی اخبارات سے اپنے مطلب کی بہت مفید خبروں سے آگاہی حاصل کرکے بہت فائدہ اُٹھایا۔ اسی طرح جنگ جاپان اور روس میں یہ واقع ہوا۔

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جنگ بلقان کے اصلی واقعات اور خبریں ہم تک وقت پر بڑی قلت سے پہنچتی تھیں۔ جھوٹی خبریں دونوں طرف سے دل کھول کر اڑائی جاتی تھیں۔ خبروں کا بند کرنا یا افواہوں کا اُڑانا عوام کی نظر میں اخلاقی کمزوری شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن در اصل یہ جنگی پیش بینی کا ابتدائی اصول ہے۔

افواج کی جنگی تدابیر کے اثر کا انحصار زیادہ تر فوجی نقل و حرکت کے اخفاء پر ہے۔ اگر دشمن کو فوجی حرکات و سکنات کا پتہ چل جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو تیار کر لیتا ہے۔ ایسی حالت میں دشمن پر حملہ کرنا عبث ٹھہرتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ابھی چند دن ہی ہوئے۔ کہ جرمنی نے وسط بلجیم میں پیش قدمی کرتے وقت اپنی فوجی نقل و حرکت کو دشمن سے چھپا لیا۔ اور ان کے رسالے نے جو فوج کے آگے ترکتاز تھا۔ جرمنی سپاہ کی نقل و حرکت کا دشمن کو علم نہ ہونے دیا۔

اسی طرح برٹش فوج کا کوئی پتہ نہ لگا کہ وہ کہاں اور کس حالت میں ہے۔ جب تک سپاہ انگلستان ساحل فرانس تک نہ پہنچ گئی۔ کسی برٹش اخبار نے فوج کی نقل و حرکت اور عزم مقصود کی طرف اشارہ نہ کیا۔ حتی کہ انگلستان کی فوج صحیح سلامت ساحل فرانس پر جا اُتری۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض انسان اخفاء فوجی نقل و حرکت کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں لیکن اگر ان واقعات کو ہندوستان تک پہنچایا جاتا تو سرکار انگریزی کے دشمنوں کو پتہ چل جاتا۔ اور بہادر سپاہیوں کی جان معرض خطر میں ہوتی۔

مسٹر اسکوئتھ نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ دو ڈویژن ہندوستان سے بھیجے جائینگے اور یہی ہماری واقفیت کا سرمایہ ہے۔ اگر ان کی نقل و حرکت اور عزم مقصود اخبارات شائع کر دیتے تو دشمن اس سے فائدہ اُٹھا لیتا۔ اسی وجہ سے کسیقدر جنگ یورپ کی خبریں بھی ہم سے پوشیدہ رکھی جاتی ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ متحدہ فوج دشمن سے مصروف پیکار زار ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ چند روز ہوئے وہ مونز (بلجیم) میں لڑ رہی تھی۔ اور اب کمبرائی میں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے لیکن پھر اس کی تعداد اغراض و مقاصد کا ہمیں کوئی علم نہیں۔

تمام یورپ انگلستان فرانس۔ جرمنی۔ آسٹریا روس غرض تمام کو ہی ایسی بے چینی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ غرضیکہ سب ہی ایسی تاریکی میں غلطان ہیں۔ اپنے وقت پر پردہ اُٹھ جائیگا۔ اور نتیجہ سے سب کو آگاہی ہو جائیگی۔ تا حال ہمیں چھوٹی چھوٹی لڑائیوں۔ شہروں قصبوں کے تسخیر حملوں اور وسیع میدان جنگ میں رجمنٹوں اور ڈویژنوں کی پیش قدمی کا کچھ حال جو جنگ کے اہم نتیجہ پر چنداں اثر نہیں ڈالتا اور جو متحدہ فوج کے کمانڈروں اور دشمن تک بھی معلوم ہے۔ معلوم ہوتا جائیگا۔

الغرض ناظرین کو صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے بالآخر ہم لارڈ کچنر کا قول یاد دلاتے ہیں کہ اگر جنگ جنوبی افریقہ کی خبروں کی اشاعت بند کی جاتی تو ضرور تھا کہ لڑائی حال کی نسبت اٹھارہ ماہ پہلے ختم ہو جاتی۔ اس لئے خبروں کے بند ہو جانے یا صحیح واقعات کے نہ پہنچنے سے جنگ کے خاتمہ اور کسی کی کامیابی کا ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

الفضل نمبر ۲۷ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ المصلح الموعود کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۲/

الفضل نمبر ۲۹ حضرت خلیفہ اول کی تحریر کا عکس کہ پیغام والے سخت مخالفت میں ہیں۔ مسئلہ نبوت کی تشریح۔ قیمت ۲/

الفضل نمبر ۳۰ منکران خلافت نے جو کلام مسیح موعود میں تحریف کی ہے۔ اس کے نمونے۔ زبردست ثبوت۔ قیمت ۲/ تینوں پرچے ۶/ محصول ۲/

نشان فیصل شائع ہو گیا یہ رسالہ مولوی محمد علی کے رسالہ المصلح الموعود کے جواب میں ہے۔ اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الاحد کی نسبت حضرت اقدس مسیح موعود الہامی تعیین فرما چکے ہیں۔ اور ۹ سال کی میعاد بشیر ثانی یعنی مصلح موعود کے لئے ہے اور وہ خلیفہ ثانی ہے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ مصلح موعود۔ مسیح موعود کا لڑکا ہو۔ ۴۴ صفحے حجم۔ قیمت برائے نام صرف ۱/ محصولڈاک ۲/۔ ۲ سے زیادہ رسالے بذریعہ وی پی بھیجے جائینگے۔ دفتر ترقی اسلام۔ قادیان

درس قرآن شریف کے نوٹ حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے مختصر نوٹ۔ چار روپے میں آپ کو دفتر الفضل سے ملسکتے ہیں۔ حجم ۴۰۲ صفحے ⁂